Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

بروز سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۱ احسان ۱۳۵۵ہش ۔ ۲۱ جون ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۴۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ احسان ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۲۱ احسان ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

ضعف اور بے چینی بدستور ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفاء عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

برادرم محترم چوہدری عبدالحی صاحب دارالیمن شرقی ربوہ چوٹ لگنے سے سخت درد و کرب میں ہیں ۔ چل پھر بھی نہیں سکتے ۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواستِ دعا ہے ۔

(دوست محمد شاہد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتہائے احمدیہ کے متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ جب بھی "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں تو اس کی تفصیل سے سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو بھی ضرور اطلاع دیدیا کریں تاکہ معطی حضرات کے اسماء ان کے کھاتے میں بھی مکمل درج کئے جا سکیں ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انصار اللہ کا بیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انصار اللہ کے مرکزی بیسویں سالانہ اجتماع کے لئے ۲۹-۳۰-۳۱ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ ، ہفتہ ، اتوار کی تاریخیں مقرر ہوئی ہیں ۔ مجالس مطلع رہیں ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا انسانی ترقیات کا دروازہ بند کرنا ہے

نفس کی شورش اور اشتعال کا علاج توبہ ، استغفار اور ندامت ہے

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے کیونکہ یہ بات تو ہر ایک کے نزدیک واضح اور بدیہیات سے ہے کہ انسان کامل بالذّات نہیں بلکہ تکمیل کا محتاج ہے اور جیسا کہ وہ اپنی ظاہری حالت میں پیدا ہو کر آہستہ آہستہ اپنے معلومات وسیع کرتا ہے ، پہلے ہی عالم فاضل پیدا نہیں ہوتا ۔ اِسی طرح وہ پیدا ہو کر جب ہوش پکڑتا ہے تو اخلاقی حالت اُس کی نہایت گری ہوئی ہوتی ہے ۔ چنانچہ جب کوئی نو عمر بچوں کے حالات پر غور کرے تو صاف طور پر اس کو معلوم ہوگا کہ اکثر بچے اس بات پر حریص ہوتے ہیں کہ ادنیٰ ادنیٰ نزاع کے وقت دوسرے بچہ کو ماریں ...... اور بعض کو چوری ، چغل خوری اور حسد اور بخل کی بھی عادت ہوتی ہے اور پھر جب جوانی کی مستی جوش میں آتی ہے تو نفسِ امّارہ اُن پر غالب ہو جاتا ہے اور اکثر ایسے نالائق اور ناگفتنی کام اُن سے ظہور میں آتے ہیں جو صریح فسق و فجور میں داخل ہوتے ہیں ۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اکثر انسانوں کے لئے اوّل مرحلہ گندی زندگی کا ہے ۔ اور پھر جب سعید انسان اوائل عمر کے تند سیلاب سے باہر آجاتا ہے تو اپنی فطرت کے جامہ کو پاک کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے ۔ یہ عام طور پر انسانی زندگی کے سوانح ہیں جو نوعِ انسان کو طے کرنے پڑتے ہیں ۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اگر یہی بات سچ ہے کہ توبہ قبول نہیں ہوتی تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہی نہیں کہ کسی کو نجات دے ۔

اگرچہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ تخمِ توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی کئی مقامات میں کھول کر بتلا دیا ہے کہ وہ تخم سب میں مساوی نہیں بلکہ بعض کی فطرتوں میں جذباتِ نفسانی اُن کے ایسے غالب آگئے ہیں کہ وہ نور کالمفقود ہو گیا ہے ۔ ... سو اس طور کی طبیعتیں بھی دُنیا میں پائی جاتی ہیں جن کا وجود روزمرہ کے مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے ۔ اُن کے نفس کا شورش اور اشتعال جو فطرتی ہے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اُس کو کون دُور کرے ۔ ہاں خدا نے اُن کا ایک علاج بھی کیا ہے ، وہ کیا ہے توبہ و استغفار اور ندامت ۔" (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۱۰۱ حاشیہ ۱۱)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ماہ احسان ۱۳۵۵ ہش
۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء

کامیابی کی ضامن ایک مہتم بالشان دُعا

اللہ تعالیٰ اصلاح خلق کی غرض سے جب اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے نہایت محکم اور قوی دلائل اور روشن نشانوں کے ساتھ بھیجتا ہے ایسے محکم اور قوی دلائل اور روشن نشانوں کے ہوتے ہوئے لوگوں کے لئے اسے شناخت کرنا اور اُس پر ایمان لانا چنداں مشکل نہیں ہونا چاہیئے لیکن ہوتا یہ ہے کہ بالعموم لوگ نہ محکم اور قوی دلائل کا ہی کوئی اثر قبول کرتے ہیں اور نہ روشن نشانوں کو ہی خاطر میں لاتے ہیں بلکہ یکدم اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اپنی طرف سے اُسے اُس کے مشن میں ناکام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ بظاہر یہ بہت عجیب معلوم ہوتا ہے کہ لوگ دلائل و براہین کے سامنے عاجز آنے اور خدائی نشانوں پر مبہوت ہونے کے باوجود حق کو نہ صرف یہ کہ قبول نہ کریں بلکہ مخالفت پر آمادہ ہوئے بغیر نہ رہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟ لوگ سمجھ بوجھ رکھنے کے باوجود قوی اور محکم دلائل کا اثر کیوں قبول نہیں کرتے اور روشن نشانوں کو کیوں خاطر میں نہیں لاتے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ سب کچھ دیکھ اور سمجھ رہے ہوتے ہیں اور مامور من اللہ کی صداقت کے قائل بھی ہو جاتے ہیں لیکن جس غلط راہ پر وہ پڑ چکے ہوتے ہیں اور جن بُرے کاموں میں وہ پھنسے ہوئے ہوتے ہیں اُس غلط راہ کو ترک کرنے اور اُن بُرے کاموں سے دستکش ہونے پر وہ آمادہ نہیں ہوتے۔ ان کے وہ اتنے عادی ہو چکے ہوتے ہیں کہ ان سے دستکش ہونا انہیں انتہائی دوبھر معلوم ہوتا ہے اس لئے وہ غلط سوچوں میں پڑ کر دل کے فیصلہ کو ردّ کر دیتے ہیں اور سراسر ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے اُس مامور من اللہ کو جھٹلا کر اس کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف ظلم کی راہ اختیار کرنے میں قطعاً کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور لوگ مامور من اللہ کی دعوت کو سُنتے اور قائل ہوتے ہی اسے قبول کر لیتے تو خدا تعالیٰ یہ کبھی نہ کہتا کہ:-

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:- ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ لوگوں کے لئے مامور من اللہ کو شناخت کرنا اور اس کی لائی ہوئی صداقت کو قبول کرنا آسان نہیں ہوتا۔ قبول وہی کرتے ہیں جن کے اندر پہلے سے کچھ نہ کچھ سعادت موجود ہوتی ہے اور جو نیک فطرت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل انہیں ہدایت کی طرف کھینچتا ہے اور وہ قوم کی مخالفت اور مشکلات و مصائب کی پرواہ کئے بغیر بے اختیار لبیک کہتے ہوئے مامور من اللہ کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ ان کا ایسی حالت میں مامور من اللہ اور اس کی دعوت کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہوتا ہے جس سے وہ اپنے منتخب بندوں کو ہی نوازتا ہے۔ یہ منتخب بندے وہ ہوتے ہیں جو خدا کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ انہیں اس کے بدلہ میں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔

اس سُنت قدیمہ کے ماتحت ضروری تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عظیم روحانی فرزند کی بھی مخالفت ہوتی جس کے آخری زمانہ میں (احیاء اسلام کی غرض سے) ظہور کی بشارت آپؐ نے دی تھی اور جسے اُمّتِ مسلمہ میں ظاہر ہونے والا مہدی معہود قرار دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بھی مخالفت ہوئی اور بڑی شدت سے ہوئی۔ اگرچہ سعید روحیں اوّل دن سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس موعود مہدیؑ پر دلی بصیرت کے ساتھ ایمان لا کر اسکے اعیان و انصار میں شامل ہو رہی تھیں تاہم جوں جوں اس کے اعیان و انصار میں اضافہ ہو رہا ہے اور ہر قوم اور ہر ملک کے سعید الفطرت لوگ بڑی تعداد میں اس کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، مخالفت بھی اُسی شدّ و مد کے ساتھ مختلف ملکوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے۔ مخالفت کے ان طوفانوں میں بھی بحمد اللہ تعالیٰ اللہ والوں کا قافلہ آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔

اگر ہم غور کریں اور دیکھیں تو مخالفت کے ان طوفانوں کے درمیان ہمارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود مہدیؑ کو شناخت کرنا اور اُس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُس کے اعیان و انصار میں شامل ہونا ایک بہت بڑا انعام ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص کے تحت نوازا ہے اور اُس پر مزید فضل اُس نے یہ کیا ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں غلبۂ اسلام کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اِس احسانِ عظیم، فضلِ بے پایاں اور مہتم بالشان انعام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کو اپنا شعار بنائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پُورے درد اور سوز کے ساتھ یہ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما کر غلبۂ اسلام سے متعلق اپنی بشارتوں کو جلد پورا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیوں میں یہ دن دکھائے کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آ گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دیگر دعاؤں کے علاوہ وہ خاص دُعا بکثرت مانگیں جو اللہ تعالیٰ نے اِس ضمن میں ہمیں سکھائی ہے اور وہ دُعا یہ ہے:-

رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ (آلِ عمران آیات ۱۹۴، ۱۹۵)

ترجمہ:- اے ہمارے ربّ! ہم نے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے کی آواز جو ایمان (دینے) کے لئے بلاتا ہے (اور کہتا ہے) کہ اپنے ربّ پر ایمان لاؤ، سُنی ہے، پس ہم ایمان لے آئے، اِس لئے اے ہمارے ربّ! تُو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا ڈال اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (ملا کر) وفات دے (اور) اے ہمارے ربّ! ہمیں وہ (کچھ) دے جس کا تُو نے اپنے رسولوں (کی زبان) پر ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا۔ تُو اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

کامیابی کی ضامن اِس مہتم بالشان دُعا کی اہمیت کے پیشِ نظر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے نہایت درد اور خشوع و خضوع کے ساتھ اُردو میں یہ دُعا کی تھی اور اِس طرح اپنے عمل سے پُوری جماعت پر یہ واضح فرمایا تھا کہ وہ پورے تعہد کے ساتھ یہ دعا کرتے چلے جائیں تا آنکہ اسلام پوری دُنیا میں غالب آ جائے۔ ہم حضور ایدہ اللہ کے ان دُعائیہ الفاظ پر اپنی معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور نے جناب الٰہی میں عرض کیا:-

"اے ہمارے ربّ! تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضاء کے حصول کیلئے ہم نے اسکو قبول کیا، اسکے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تیرے نام کی عظمت اور کبریائی کے لئے ہم نے اسکی آواز پر لبیک کہی۔ کس حد تک ہم نے اِس عہد بیعت کو نباہا، تُو ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم کمزوریوں کے پُتلے ہیں، ہماری عاجزانہ پکار کو سُن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اُس گروہ میں شامل کر جو تیری نگاہ میں نیک اور پاک ہے۔ اور اے ہمارے ربّ! اے سرچشمۂ عنایاتِ بے پایاں! تیری طرف سے آنیوالی ہر خیر کے ہم بھوکے اور فقیر ہیں۔ اے ہمارے ربّ ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبان پر وعدہ کیا ہے۔ اور جب جزاء کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں۔ دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے سمجھیں کہ جو تیری راہ میں دُکھ اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دُنیا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتی وہی تیرے پیار کو پاتے ہیں اور عباد اللہ المکرمون میں شامل کئے جاتے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۶۹ء)

اللہ تعالیٰ ہماری اِس عاجزانہ دُعا کو اپنی جناب میں قبول فرمائے اور اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کر کے ہمیں ہماری مُراد عطا کر دے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

مکرم جمال الدین صاحب شمس متعلم جامعہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ تو اس کی صفت رحمانیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنے پیغامبر مبعوث کرے تاکہ وہ انہیں تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔

یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

آج سے چودہ سو سال قبل جب انسانیت اپنے خالق حقیقی کو بھول چکی تھی اور توحید واحد کو چھوڑ کر بت پرست بن چکی تھی ظلم و ستم، جبر و تشدد، قتل و غارت ڈاکہ زنی، لوٹ مار، زناکاری اور شراب نوشی ان کا وطیرہ بن چکا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے اس محبوب ترین بندہ کو مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا کو ایک ایسی شریعت عطا کی جو قیامت تک دنیا کے لئے مشعل راہ ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(الحجر ع ۱)

قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

یہ وعدہ کسی اور الہامی کتاب کے متعلق نہ کیا گیا۔ بلکہ یہ طرۂ امتیاز صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ اسلام وہ دین ہے۔ جو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا اور یہی دین جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

(۱) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ع ۲)

یعنی اس وقت دنیا میں موجود دینوں میں سے سچا اور حقیقی دین خدا تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے اس لئے

"وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" (آل عمران ۸٦)

یعنی جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا دین اختیار کرے گا اس سے وہ دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔ اسلام کے معنوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مامور زمانہ فرماتے ہیں۔

"لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

(البقرہ ع ۱۳)

یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے

اعتقادی طور پر اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷، ۵۸)

مذہب اسلام کا نام اسلام رکھے جانے میں یہ اشارہ ہے کہ اسلام کے ماننے والے کو کلی طور پر خدا کے لئے ہونا چاہیئے اور مسلمان کا نمونہ قولی و فعلی خدا کے لئے وقف ہونا چاہیئے آیت قرآنی

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اسی طرف اشارہ کرتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے"

(آئینہ کمالات صفحہ ۵۹)

حقیقت تو یہ ہے کہ انسان خواہ اپنا ہر ایک لمحہ بھی خدا کے لئے وقف کر دے تب بھی خدا کا شکر ادا نہیں ہو سکتا غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اسلام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا۔ اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے اوپر وارد کر لینا"

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۲)

غرضیکہ

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

طبعی طور پر ایک سوال انسانی ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل بھی تو بہت سے مذاہب موجود تھے؟ ان کی موجودگی میں اسلام کی کیا ضرورت تھی؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ جو مذہب بھی کسی نبی کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ ابتداء میں جھوٹا نہ تھا بلکہ تمام مذاہب اپنے وقت پر سچے اور خدا تک پہنچانے والے تھے۔ درحقیقت اسلام سے قبل تمام مذاہب محدود زمانہ اور محدود علاقہ سے تعلق رکھتے اور جونہی ان مذاہب کا زمانہ ختم ہوتا گیا خدا تعالیٰ نے بھی ان کی تائید چھوڑ دی اور ان میں وہ روح اور جذبہ باقی نہ رہا جس کے لئے وہ قائم کئے گئے تھے

دوسرا وہ مذاہب صرف ایک ایک قوم تک محدود تھے اور اس طرح تمام مذاہب علیحدہ علیحدہ تھے اور ان میں اصولی اختلافات تھے۔ ان اختلافات کو مٹانے اور "اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ" کا نقشہ پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک عالمگیر مذہب یعنی اسلام کو قائم فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی... ان میں روحانیت باقی نہ رہی اور بہت سی غلطیاں ان میں ایسی جم گئیں کہ جیسے بہت مستعمل کپڑے پر جو کبھی دھویا نہ جائے میل جم جاتی ہے ... چونکہ ضرور تھا کہ خدا ایک عالمگیر مذہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اسلام دنیا میں قائم کرے اسلئے عیسائیت کا بگڑنا اسلام کے ظہور کیلئے بطور ایک علامت کے تھا۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ اسلام کے ظہور سے پہلے ہندو مذہب بھی بگڑ چکا تھا۔ اور تمام ہندوستان میں عام طور پر بت پرستی رائج ہو چکی تھی"۔
(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳)

مذہب اختیار کرنے کی غرض

اس دنیا میں جو چیز بھی پیدا ہوتی یا بنائی جاتی ہے اس کی وجہ تخلیق کچھ نہ کچھ ضرور ہے اور جو طریق بھی انسان اختیار کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی غرض ضرور ہوتی ہے اسی طرح مذہب کو اختیار کرنے میں بھی بہت سی اغراض ہیں۔ مثلاً انسان کی تخلیق کی غرض قرآن مجید نے یہ بیان کی ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

کہ انسان عبودیت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جو سب سے پہلا حکم انسان کو دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ انسان عبادت کرے فرمایا!

"یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ"

کہ اپنے اس رب کی عبادت بجا لاؤ جس نے تمہیں پیدا کیا۔

یہ امتیاز بھی اسلام کو حاصل ہے کہ وہ جو بھی حکم دیتا ہے اس کی دلیل بھی خود ہی دے دیتا ہے۔ اس آیت میں ہی دیکھ لیں کہ خدا تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ تمہارے رب نے تمہیں پیدا کیا ہے اس لئے صرف اسی کی ذات اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے بہرحال انسان کی تخلیق کی غرض عبودیت بتائی ہے اسی طرح کسی مذہب کو اختیار کرنے میں بھی یہ غرض رکھی کہ انسان مذہب پر عمل پیرا ہو کر اپنے رب حقیقی تک پہنچ سکے۔ مامور زمانہ چشمہ آریہ صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں۔

"کسی مذہب کے قبول کرنے سے غرض یہ ہے کہ وہ طریق اختیار کیا جائے جس سے خدائے غنی مطلق جو مخلوق اور مخلوق کی عبادت سے بکلی بے نیاز ہے راضی ہو جائے اور اس کے فیوض رحمت اترنے شروع ہو جائیں جن سے اندرونی آلائشیں دور ہو کر صحن سینہ یقین اور معرفت سے پُر ہو جائے"۔

نیز چشمہ مسیحی صفحہ ۲۲-۲۳ طبع اول میں فرمایا:۔

"مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو .... اب دیکھنا چاہیئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں۔ اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا۔ اور آگے کچھ نہیں۔ ... ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو مردہ کتاب ہے اور وہ ہمیں ایسا خدا کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جو مردہ خدا ہے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۰ تا ۲۲ طبع اول)

اسلام کے علاوہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ سے مایوس اور ناامید ہیں صرف اسلام ہی ہے جو اس بات کا مدعی ہے کہ جو شخص بھی اس کی تعلیم پر عمل کرے گا وہ خدا تک پہنچ جائے گا! چنانچہ فرمایا

اِنَّ صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔

اور کسی مذہب کے زندہ ہونے کا بھی یہی ثبوت ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر انسان خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلاواسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلاواسطہ ملہم کو دیکھ سکیں سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے"۔
(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۲)

دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں ایسی تعلیم جو عملی طور پر بھی مسلمہ ہو نہیں جیسی قرآن مجید کی فرمایا:۔

"اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ"

کہ اے مومنو تم مجھ سے اپنی حاجت برآری کے لئے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا اور دعا کرنے کی تلقین بھی خود خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں فرمادی اور پھر تلقین ایک ایسی سورۃ میں بیان کی جو سورۃ دن میں کم از کم تینتیس بار پڑھی جاتی ہے۔ تاکہ ہر وقت ایک مومن کے دل میں دعا کے لئے خیال پیدا ہوتا رہے اور وہ دعا ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ... یہ الفاظ گو مختصر ہیں مگر وسیع مطالب کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہیں۔ الغرض اسلام میں دعا کرنے اور استجابت دعا اور مکالمہ مخاطبہ الہیہ کا نہ صرف تصور موجود ہے۔ بلکہ قطعی اور یقینی طور پر ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ ایسے پیدا ہوتے رہے ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے کلام کیا۔

اور آج گمراہی اور ضلالت کے زمانہ میں بھی بیسیوں آدمی اسلام میں ایسے پائے جاتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔!

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گذرے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق اور کرامات تھے۔
(کتاب البریہ صفحہ ۹۰-۹۱)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

امتحان سہ ماہی دوم ان شاء اللہ العزیز ۲۵/۲۷ احسان/جون کو منعقد ہوگا۔
اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع چہارم
۲۔ پانچ منتخب احادیث مع تشریح
۳۔ کتاب توضیح مرام

منتخب احادیث اخبار الفضل مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۷ء میں شائع ہو چکی ہیں۔
توضیح مرام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ایک روپیہ میں حاصل کی جا سکتی ہے۔
گذشتہ امتحان میں بہت کم مجالس اور نسبتاً کم اراکین نے حصہ لیا ہے۔ تمام زعماء و نیز زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ وہ اراکین کو انفرادی اور اجتماعی رنگ میں شریک ہونے کی بار بار تحریک فرمائیں۔
(قائد تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت مردہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے بہت خراب ہو گئی تھی۔ اب گو افاقہ ہے مگر کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
محمد علیم سیکرٹری مال گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ

۲۔ خاکسار کا نواسہ فرحت حیات عمر ہونے چار سال کچھ دنوں سے بعارضہ بخار شدید بیمار ہے جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
(چوہدری منصور احمد ورک قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ اس عاجز کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں تمام بدن پر سوج پڑ گئی ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد ناصر احمد کاہلوں چک ۳۰/۱۱-L بذریعہ چیچہ وطنی ساہیوال)

(۴) میری خوشدامن ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (سید سجاد احمد دارالرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۹۶

میں بشریٰ منعم زوجہ میاں عبدالمنعم صاحب ایڈووکیٹ قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰۰/- روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی ۶۸۴۰/- روپے

۳- گھڑی مالیتی ۲۵۰/- روپے

۴- سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - بشریٰ منعم گلی نمبر ۱۶ مکان نمبر ۱ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد - غلام رسول موصی نمبر ۴۷۴۰ صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد - نعیم احمد قمر سیکرٹری ضیافت گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۹۷

میں بشریٰ پروین زوجہ عزیز الحق صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - بشریٰ پروین زوجہ عزیز الحق صاحب معرفت مسجد احمدیہ مین بازار گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد - غلام رسول موصی نمبر ۴۷۴۰ صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد - بشیر احمد موصی نمبر ۱۲۰۹۱ مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۹۸

میں عبدالرحیم احمد ولد چوہدری عبدالغنی صاحب قوم گوجر عمر پچیس سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔ حال فرانکفورٹ۔ جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت D.M 260/- ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - عبدالرحیم احمد ۶- فرانکفورٹ جرمنی۔

گواہ شد - مرزا نذیر احمد ۶- فرانکفورٹ جرمنی۔

گواہ شد - تجمل قطب بٹ ۶- فرانکفورٹ جرمنی۔

مسل نمبر ۲۲۵۹۹

میں جعفر جارج پی۔ اے۔ ایچ ہافوسون ولد سوین اے۔ این سیمونسن صاحب پیشہ طالب علم عمر ۴۱ سال بیعت ۶ ستمبر ۱۹۷۵ء ساکن سویڈن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت 500/- SW.CR ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - جعفر جارج پی۔ اے۔ ایچ ہافوسون۔ گوٹن برگ۔ سویڈن۔

گواہ شد - منیر الدین احمد گوٹن برگ سویڈن۔

گواہ شد - نصیر الحق۔ گوٹن برگ۔ سویڈن۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۰

میں دین محمد ولد میاں جان محمد صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن لنڈن۔ انگلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ایک مکان واقع لنڈن۔ مالیتی ۱۳۵۰۰/- پونڈ

۲- چند تاریخی سکہ جات و ڈاکخانہ ٹکٹ کل مالیت ۵۰۰/- پونڈ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۰/- پونڈ ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - دین محمد ۱۵ ہائل روڈ۔ لنڈن ایس۔ ڈبلیو ۱۷ انگلینڈ۔

گواہ شد - سید محمد اقبال شاہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ برطانیہ۔

گواہ شد - بشیر احمد میاں سیکرٹری نصرت جہاں فنڈ برطانیہ۔

اعلان دارالقضاء

مکرم محمود عارف صاحب مکان ۵/۱۲ الف محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۵/۱۲ واقع محلہ دارالصدر رقبہ ۲ کنال مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور چوہدری بشیر محمد صاحب کے نام الاٹ ہے۔

والد صاحب مرحوم نے اپنے حصہ زمین میں سے ۷ مرلہ کا حصہ اپنے داماد اصغر علی صاحب کو اپنی زندگی میں دے دیا تھا۔ اور باقی ۱۳ مرلہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر ورثاء مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۵/۱۲ میں سے والد صاحب مرحوم کے حصہ زمین میں سے ۷ مرلہ زمین اصغر علی صاحب اور باقی ۱۳ مرلے زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن

پاکستان نیوی کی مختلف برانچوں میں بطور Cadets گریجوایشن کورس میں داخلہ کے سلسلہ میں ایک امتحان ۱۰/۱۱ جولائی ۱۹۷۶ء کو ہوگا۔ ایسے امیدوار جن کی عمر یکم جولائی ۱۹۷۶ء کو ۱۶½ - ۲۰ سال (Civilians کے لئے) اور ۱۷ - ۲۳ سال (Services personnel کے لئے) ہو اور تعلیم H.S.C فرسٹ / سیکنڈ ڈویژن (پری انجنیئرنگ گروپ) یا ہائر کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ / G.C.E (اے لیول) مع فزکس اور ریاضی وغیرہ۔ درخواست فارم کے لئے نیول ہیڈ کوارٹرز (نیول ایجوکیشن) مروسر ڈائریکٹوریٹ طفیل شہید روڈ کراچی یا ایگزیکٹو آفیسر نیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد یا ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ۔

تفاصیل و دیگر کوائف کیلئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۳۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۲-۲۳-۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی منعقد ہوگا۔ تمام لجنات کو سرکلر اجتماع بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر کسی لجنہ کو نہ ملا ہو تو وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ اجتماع کے متعلق مفصل ہدایات مصباح کے جون کے شمارہ میں شائع ہو گئی ہیں۔ لجنات ان کو غور سے پڑھیں اور اس کے مطابق تیاری کریں۔ بالخصوص مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے:-

۱- اجتماع پر ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے خواہ کتنی چھوٹی ہو۔ ۱۹۷۵ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کی کم از کم ایک نمائندہ اجتماع میں موجود نہ ہو۔

۲- کسی ایسی خاتون یا بچی کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ مرکزیہ پر نہیں ہوگی جس کے پاس صدر لجنہ اماء اللہ یا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی تصدیق نہ ہوگی خواہ وہ نمائندہ ہو یا زائر۔

۳- ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔

۴- چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کر کے جلد از جلد بھجوائیں۔ اجتماع کے اخراجات کے سلسلہ میں ابھی سے کئی کام شروع کرنے ہوتے ہیں۔ جس لجنہ کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا ہوگا اُسے نمائندگی نہیں مل سکتی۔

۵- ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۶ء سے قبل ہر لجنہ کو اپنا سالانہ بجٹ پورا کرنا ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میرے دوست مکرم کیپٹن ابن السلام صاحب ابن مکرم منشی علم الدین صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر کا نکاح ہمراہ مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ بنت مکرم محمد اسحاق صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر ۲۱ر مئی ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک مکرم داؤد احمد صاحب منصور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ کوٹلی میں پڑھا۔

مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ مکرم منشی فیروز الدین صاحب مرحوم کی (جو کوٹلی کی جماعت کے بانی اور امیر جماعت تھے) نواسی اور مکرم کیپٹن ابن السلام صاحب کے والد محترم کوٹلی کی جماعت کے سابق صدر ہیں اور وہ بھی بہت ہی مخلص اور بزرگ ہستی ہیں۔ قارئین الفضل اور احبابِ جماعت اس تعلق کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(میاں احسان الحق قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)

ولادت

۱- اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی دختر عزیزہ بلقیس سلمہا اللہ تعالیٰ کو ۵ر مئی ۱۹۷۶ء کو بچہ عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ناصر سمیع تجویز فرمایا ہے۔

یہ بچہ عزیزم عبدالسمیع صاحب ابن مکرم محمد عبدالقدیر صاحب کا پہلا فرزند ہے۔ جو حضرت مولوی رحیم بخش صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے ہیں) کا پڑپوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک، صالح اور عمر پانے والا بنائے، ماں باپ کے لئے قرۃ العین اور ہم سب کے لئے باعثِ رحمت ثابت ہو۔

(سید سعید خالد۔ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ صدر کراچی)

۲- مکرم میاں احسان الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر کو خدا تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے ازراہِ شفقت اس کا نام انوار الحق تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس بیٹے کو والدین کیلئے موجب راحت اور دین کا خادم بنا دے۔ آمین

(داؤد احمد منصور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)

تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپکو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا۔"

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفینِ زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتی ہے۔ نیز احباب جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے وقفِ جدید کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

امتحان دینیات میں امتیازی حیثیت حاصل کرنیوالی طالبات

طالبات ایف۔ اے سیکنڈ ایئر (جامعہ نصرت) کے سالانہ امتحان دینیات میں مندرجہ ذیل طالبات نے امتیازی حیثیت حاصل کی ہے:-

اول	صفیہ فردوس بنت صاحب خان صاحب	۱۶۷/۲۰۰
دوم	بشریٰ شمیم بنت بشیر احمد شمس صاحب	۱۶۳
سوم	بشریٰ پروین بنت امیر احمد صاحب	۱۵۷

نصرت جہاں طلائی تمغہ کی حقدار صفیہ فردوس بنت صاحب خان صاحب ہیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

افتتاحی تقاریر

جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ

از

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روح پرور کلمات اور پُرسوز دعاؤں پر مشتمل کتاب

۲۰×۲۶ کے ۱۱۲ صفحات۔ آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ ساڑھے چار روپے میں مل سکتی ہے

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف

صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان - فون ۷۳۸۸۳

درخواستِ دعا

۱- میرے خسر محترم میاں چراغ الدین صاحب سیکرٹری مال محلہ دار البرکات ربوہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق شاکر
صدر جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ
لاہور

۲- عزیزم شیخ لطف اللہ صاحب پسر برادرم مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب آف سفینہ ملز لائل پور ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ بیماری پیچیدہ ہے۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت سے شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴